

احادیث نزول مسیح ابن مریم علیہا السلام میں قادیانیوں کی تاویلات کا تنقیدی جائزہ

A Critical Review of Interpretations of Qādiyānīs in Aḥādīth of Nuzūl Al-Masīh

(علیہا السلام) Ibn e Maryam

*Dr. Hafiz Fareed-ud-din

The negation of the crucifixion and murder of Maseeh علیہ السلام and the ascension to heaven are mentioned in the Holy Qur'an and the revelation to the earth is mentioned in the authentic Ahadith. The Holy Qur'an and Hadith do not contradict each other on the ascension and revelation of Maseeh علیہ السلام. Mirza Ghulam Ahmed Qadiyani interpret those thirty verses of the Holy Qur'an are about the death of Maseeh علیہ السلام which have nothing to do with his death. The Hadiths of the revelation of Maseeh علیہ السلام benefit from the Holy Qur'an, not derived from any Ijtihad or Israelism. The word death is not mentioned for Essa علیہ السلام in the Holy Qur'an. It is not possible for the Hadith to describe the return of Essa علیہ السلام to earth before the Day of Judgment and let his death be mentioned in the Holy Qur'an. Otherwise, instead of stating the meaning of Holy Qur'an, the Hadith will contradict the Qur'an. The Qur'an mentions the ascension of Essa علیہ السلام to heaven and the Hadith describes the revelation to the earth. There is not a single Hadith that indicates that Essa علیہ السلام refers to Mirza Ghulam Ahmed of Qadian and his descent means that is born from the mothes's womb, or it is a descent as buroz (بروزی).

Key Words: Masih, Nuzul, Hadith, Ascension, Descent, Buruz, Interpretations.

تعارف

احادیث نزول مسیح میں حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کے آسمان سے اُسی جسد عنصری کے ساتھ نازل ہونے کی خبر ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے یہود کے زعم قتل و صلیب سے بچا کر زندہ آسمان پر اُٹھالیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا نظریہ ہے کہ "عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھایا گیا پھر زندہ اتار کر بعد ازاں طبعی موت دی گئی، آسمان پر جسم مع الروح کے ساتھ نہیں اُٹھائے گئے بلکہ صرف اُن کی روح کو آسمان پر اُٹھا کر رفع درجات کیا گیا۔ احادیث نزول میں عیسیٰ کے مثیل یا بروزی طور پر نزول کا ذکر ہے اور وہ میں ہوں، لہذا میں مسیح موعود ہوں۔" مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے احادیث نزول مسیح میں تاویلاتِ فاسدہ سے کام لیا ہے۔ ذیل میں چند تاویلات کا تنقیدی جائزہ لیا گیا ہے جس سے واضح ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کو اللہ تعالیٰ نے جسد عنصری کے ساتھ زندہ طور پر آسمان پر مرفوع فرمایا اور وہی عیسیٰ ابن مریمؑ آسمان سے قرب قیامت نزول فرمائیں گے جن کا ذکر احادیث مبارکہ میں نشانوں کے ساتھ فرمایا گیا ہے۔

* Ph.D Research Scholar, Deptt. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

رفع و نزول مسیح ابن مریمؑ مجیدہ العنصری

حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی نفی مصلوبیت و قتل اور رفع الی السماء کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ النساء کی آیات 157 اور 158 میں اور نزول الی الارض کا ذکر احادیث صحیحہ و متواترہ میں ہے۔ قرآن و حدیث رفع و نزول عیسیٰؑ پر باہم متعارض نہیں ہیں۔ قادیانی، صریح احادیث نزول مسیحؑ میں تاویل کرنے کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ قرآن کریم شہادت دیتا ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ طبعی موت مر چکے ہیں اور جو مر جاتے ہیں دوبارہ دنیا میں لوٹ کر نہیں آتے۔ لہذا اس تعارض کے دفع کے لیے تاویل کرنا ضروری ٹھہرتا ہے۔ حالانکہ اصول ثلاثہ یعنی قرآن، حدیث اور اجماع میں حقیقی تعارض و اختلاف ہر گز ممکن نہیں۔ جب احادیث متواترہ اور اجماع اسی عیسیٰ ابن مریمؑ کے رجوع پر صراحۃً ناطق ہیں تو ضرور آیت قرآنیہ کا معنی بھی وہی صحیح ہو گا جو سنت اور اجماع کے مخالف نہ ہو۔ نیز یہ کہ اول یعنی تاویل کرنے والا اگر حدیث کو صحیح الثبوت و مسلم المراد جان کر تاویل کرتا ہے تو وہ تحریف کے الزام سے کسی طرح بری نہیں ہو سکتا۔ قادیانی لوگ آنحضرت ﷺ کے معنی مراد کو عمد اچھوڑ کر تاویل کرتے ہیں مرزا قادیانی نے الہام و کشف کو بھی لوگوں کے لیے دھوکہ و فریب بنایا تاکہ سادہ لوح اُردو خواں اس کے دام میں پھنس سکیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں قرآن مجید کی اُن تیس آیات کو حضرت عیسیٰؑ کی موت کے بارے میں قرار دیا ہے جو اُن کی موت سے بالکل ہی تعلق نہیں رکھتیں۔ احادیث نزول مسیحؑ قرآن سے مستفاد ہیں، کسی اجتہاد یا اسرائیلیات سے مانو نہیں۔ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے لیے موت کا لفظ ذکر ہی نہیں ہوا۔ قرآن و حدیث کے درمیان شرح و متن کی نسبت ضروری ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ احادیث میں عیسیٰؑ کے رجوع و نزول الی الارض کی تصریح ہو اور قرآن مجید میں اُن کی موت کا ذکر ہو، ورنہ حدیث مراد قرآن کو بیان کرنے کی بجائے قرآن کے مناقض ہو جائے گی۔ قرآن و حدیث کے درمیان اُسلوب لفظی میں منافرت کا پایا جانا بھی بہت بڑا نقص ہے۔ اس لیے قرآن کے اُسلوب کی اتباع حدیث کو لازم ہے۔ رفع و نزول عیسیٰؑ میں قرآن و حدیث کے درمیان صنعت طباق ہے کہ قرآن نے عیسیٰؑ کے رفع الی السماء کا ذکر کیا اور حدیث نے اس کے بالمقابل نزول الی الارض کو بیان کیا۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ نزول سے وہ معنی مراد ہیں جو مصداق رفع کا مقابل ہوں۔ یعنی عیسیٰ ابن مریمؑ کا جسدِ عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھایا جانا اور اُسی جسدِ عنصری کے ساتھ زمین پر اترنا۔ کسی ایک حدیث میں یہ اشارہ تک بھی نہیں ملتا کہ حضرت عیسیٰؑ سے مراد قادیان کا مرزا غلام احمد ہے اور اُن کے نزول سے مراد اس کا شکم مادر سے پیدا ہونا ہے یا روزی نزول ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ﷺ نے قیامت تک کی تمام نشانیاں امت کو بتادی ہوں اور نزول عیسیٰؑ کے متعلق امت کو دھوکہ میں رکھا ہو؟ مرزا قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے لکھا کہ:

"اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت کھینچا۔ میں، میں نے پرورش پائی اور پردے میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصے چہارم میں ہے کہ مریم کی طرح عیسیٰؑ کی روح مجھ میں پھونکی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخری مہینہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں بذریعہ الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصے چہارم صفحہ 556 پر درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰؑ بنایا گیا پھر اس

طور سے میں ابن مریمؑ ٹھہرا۔^[1] نیز یہ لکھا کہ میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔ اور اسی نے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"^[2]

مرزا قادیانی نے آیات: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ^[3] اور مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ^[4] میں خَلَتْ کے معنی ماتت اور الرُّسُلُ کا لام استغراقی مراد لیتے ہوئے اپنی اس تفسیر دانی پر نازاں ہو کر وفاتِ مسیح کو منصوصی اور مجمع علیہ ٹھہرایا۔ جس کی علت غائی یہ تھی کہ احادیثِ نزلی مسیح میں میری (قادیانی) بشارت ہے۔ اگر الرُّسُلُ میں لام استغراقی مراد لیا جائے تو معنی یہ ہو گا کہ مسیح سے پہلے سارے رسول مرچکے ہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ اس آیت کے نزول کے وقت موجود تھے۔ لہذا آیات مذکورہ میں الرُّسُلُ کا لام استغراقی نہ ہوا تاکہ مسیح کی وفات پر دلالت کر سکے۔ بلکہ الرُّسُلُ میں لام کا جنسی ہونا متعین ہے اور خَلَتْ بمعنی مضت لغت اور شہادت نظائر سے ثابت ہے؛ جیسا کہ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ^[5] اور الْخَالِيَةِ^[6] میں ہے۔

مرزا قادیانی کا نظریہ ہے کہ حضرت مسیحؑ صلیب سے زندہ اُتار لیے گئے اور بعد ازاں تبلیغ کے سلسلہ میں کشمیر کی طرف آئے اور طبعی طور پر فوت ہو کر سری نگر کشمیر میں مدفون ہوئے، جسدِ عنصری کے ساتھ آسمان پر نہیں اُٹھائے گئے بلکہ روحانی طور پر رفع الدرجات ہوئے۔ نیز یہ کہ اگر آسمان پر اُٹھا بھی لیے گئے ہوں تو بوجہ پیر فروت ہو جانے کے اُن کا نزول عبث ہے۔ دلیل کے طور پر آیت: وَمِنْكُمْ مَّنْ يَتُوفَّى وَمِنْكُمْ مَّنْ يَرْدُّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمْرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا (الحج 22: 5) سے مراد لیا کہ:

"بعض تم میں سے عمر طبعی سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں اور بعض عمر طبعی کو پہنچتے ہیں۔ یہاں تک کہ ارذل عمر کی طرف ردّ کئے جاتے ہیں اور اس حد تک نوبت پہنچتی ہے کہ بعد علم کے نادان محض ہو جاتے ہیں۔ یہ آیت بھی مسیح ابن مریم کی موت پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان اگر زیادہ عمر پاوے تو دن بدن ارذل عمر کی طرف حرکت کرتا ہے یہاں تک کہ بچے کی طرح نادان محض ہو جاتا ہے اور پھر مر جاتا ہے۔"^[7]

حالانکہ قرآن مجید مصلوبیت و قتلِ عیسیٰؑ کی نفی کرتا ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ ترجمہ و تشریح بالکل غلط اور تحریف قرآنی ہے۔ اس آیت سے عیسیٰؑ کی وفات پر استدلال بالکل لغو اور باطل ہے۔ علماء اسلام نے قادیانی کے ان باطل نظریات کی دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ سے

[1] Mirzā Ghulām Ahmed, Kashti-e-Nūh (Nāshir: Hakim Fazal al-Din Bhervī, 1902), 68.

[2] Mirzā Ghulām Ahmed, Haqīqat Al-Wahī, Ruhāni Khazā'in (Amratsar: Maktabah Riāz Hind, 1308AH) 22 : 503.

[3] Aal e Imran 3: 144.

[4] Al-Mā'idah 5 : 75.

[5] Aal e Imran 3: 137.

[6] Al-Hāqqah 69 : 24.

[7] Mirzā Ghulām Ahmed, Izālā Auhām, Ruhāni Khazā'in, 3:139.

تردید فرمائی ہے۔ احادیثِ نزولِ مسیح سے مرزا قادیانی اور مولوی احسن امروہی نے جو تاویلات فاسدہ کی ہیں اُن کا تنقیدی جائزہ مختصر طور پر پیش ہے:

علامتِ نزولِ مسیح ابن مریمؑ

مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ 'مسیح موعود ہونے پر حدیث بروایت نواس بن سمان کے حصہ "فیئزل عند المنارة البيضاء شرق دمشق" [8] میں دمشق سے قادیان مراد لیا ہے اور مجازی طور پر خود کو عیسیٰ کا مصداق ٹھہرایا ہے۔ [9] نیز وہ حدیث جس میں خسوف اور کسوف کا رمضان مبارک کے مہینہ میں جمع ہونا نزولِ مسیح کی علامت فرمائی گئی ہے، سے استدلال کیا ہے کہ:

"میرے دعویٰ کے ثبوت میں یہ دونوں باتیں جمع ہو گئیں"۔ [10]

مولوی احسن امروہی نے لکھا ہے کہ:

"احادیث میں اجتماع سورج گرہن و چاند گرہن کا ماہ مبارک رمضان میں جو نشان صدق مہدی اسلام کا مندرج تھا جب کہ 1311 ہجری میں واقع ہوا تو تمام دنیا میں پیشتر وقوع ہی سے اُس کا شہر ہو گیا تھا۔ بیت دانوں اور منجموں نے پیشتر وقوع سے ہی اس کو شائع کر دیا تھا اور بعد از وقوع تو کوئی بستی بھی نہ رہی ہوگی جس میں اُس کا چرچا واقع نہ ہوا ہو۔ اب کس کی مجال ہے کہ اس کو مخفی کر سکے یا مثلاً علیہ مسیح موعود جو احادیث میں آیا تھا، بذریعہ ہزار ہا رسائل و اشتہارات کے ایک عالم میں شائع ہو چکا۔ نیز لکھا کہ 'قادیان کا جانب شرقی دمشق ہونا جو علم جغرافیہ سے ہم نے ثابت کر دیا ہے۔ وہ تمام نقشہ جات میں لکھا ہوا ہے۔ کیا اب اس کو کوئی رد کر سکتا ہے"۔ [11]

یعنی امروہی نے بھی شرقی دمشق سے قادیان مراد لیا ہے۔ حالانکہ اس کا مطلب ہے کہ دمشق کے مضافات جو شرق کی جانب واقع ہو۔ نہ یہ کہ ہزار ہا کوس کے فاصلہ پر جو کہ شرق میں واقع ہو وہ مراد لی جائے۔ پیر مہر علی شاہؒ نے امروہی کے اس دعویٰ کی تردید اپنی کتاب سیفِ چشتیائی میں کی ہے کہ:

"اگر دمشق سے خطِ مستقیم سیدھا جانب شرقی کو کھینچا جائے تو لاہور بلکہ جموں وغیرہ بھی راستہ میں نہیں پڑتا۔ نقشہ ایشیاء کے مطابق دمشق سے مشرق کی جانب اگر ایک خطِ مستقیم کھینچا جائے تو حسب ذیل مشہور مقامات تبریز، بحرہ خرمیا جیل، شمالی حصہ ترکستان سلسلہ کوہ الطائی، صحرائے منگولیا، صوبہ منچوریا سے عبور کرے گا۔ جبکہ قادیان تو دمشق کے شمال میں واقع پڑتا ہے۔ اب آپ اگر چشم حق بین کو کھول کر بنظر انصاف ملاحظہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ خط مذکور قادیان سے بجانب شمال ہزار میل

[8] Muslim ibn Hajjāj al-Qusheirī, Al-Saḥīḥ (Ḥalab: Maḵtab al-Maṭbō'at al-Islāmīyah, 1406 A.H), Hadīth No: 2937.

[9] Mirzā Ghulām Ahmed, Izālā Auhām, Ruhānī Khazā'in, 3:429.

[10] Mirzā Ghulām Ahmed, Maktūb 'Arbi, Ruhānī Khazā'in, 11:177.

[11] Molvi Ahsan Amrūhī, Shams-e-Bāzighah (Qadiyān: Anwār Ahmadiyyah Press Dār Al-Amān, 1900AD), 3,4.

سے بھی زیادہ فاصلہ پر گزرتا ہے۔ پس مرزا قادیانی کو تو اس کی ہوا کا پہنچنا بھی ناممکن ہے۔ خط سید ہا عرفی طور پر چھوڑ دو اور کرویتہ ارض کا لحاظ کرو تو بھی دمشق اور قادیان ایک محاذات میں واقع نہیں ہوتے بلکہ قادیان سے بجانب شمال عبور کرے گا۔^[12]

مہدی موعود کے ظہور کے لیے دو ایسی علامتیں بیان کی گئی ہیں جو ابتداء پیدائش آسمان وزمین سے کبھی واقعہ نہیں ہوں گی اور وہ یہ ہیں کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہو گا اور نصف رمضان میں کسوف آفتاب ہو گا۔ اس حدیث میں الفاظ لَأَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ کا ترجمہ ہے کہ رمضان کی پہلی رات میں خسوف (چاند گرہن) اور رمضان کے پندرہویں دن کو کسوف (سورج گرہن) ہو گا۔ یہ نزلی مسیح کی علامت نہیں بلکہ یہ ظہور مہدی کی علامت ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"إِنَّ لِمَهْدِيْنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لَأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي الْيَصْفِ مِنْهُ، وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ"^[13]

احادیث نزول میں چونکہ مسیح ابن مریم کا متعین المراد ہونا بشہادت سیاق و خصوصیات زمان مسیح اظہر من الشمس ہے۔ اسی لیے قرون اول سے آج تک کے مسلمان احادیث نزول سے مسیح ابن مریم ہی سمجھتے چلے آئے ہیں تو اس سے غلام احمد قادیانی مجازاً ہرگز مراد نہیں لیا جاسکتا۔ قادیانی دعویٰ "مسیح موعود" بالکل مردود ہے کیونکہ احادیث میں مسیح موعود اور مہدی موعود کی جو نشانیاں بتائی گئی ہیں کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے^[14] نزول کے وقت آپ دوزدرنگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہوں گے^[15] آپ کے سر پر ایک لمبی ٹوپی ہوگی^[16] آپ ایک زرہ پہنیں گے^[17] آپ چالیس سال دنیا میں قیام فرمائیں گے^[18]۔ اسی طرح امام مہدی کی نشانیاں بھی بیان فرمادیں کہ ان کا نام محمد اور ان کے والد کا نام عبداللہ ہوگا^[19] آپ اہل بیت میں سے ہوں گے^[20] ان کی آنحضرت ﷺ سے اخلاق میں مشابہت ہوگی۔ مال تقسیم کریں گے^[21] نزول عیسیٰ کے وقت امام مہدی نماز کی امامت کرا

[12] Pīr Mehr 'Ali Shāh, Seif-i-Chishtiya'ī (Lāhore: Matba'ā Al-Mustafā'ī, 1902 AD), 105.

[13] Muhammad Bin 'Ali Dār Al-Qutnī, Al-Sunan (Beirūt: Mu'assast al-Risālah, 2004 AD), Hadīth No. 1795.

[14] 'Ala Al-Dīn, Kanz Al-'Aummāl (Beirūt: Mu'assast al-Risālah, 2004 AD), Hadīth No: 38671.

[15] Ahmad Bin Hanbal, Al-Musnad (Beirūt: Mu'assast al-Risālah, 1999 AD), 6 : 437.

[16] 'Ala Al-Dīn, Kanz Al-'Aummāl, Hadīth No. 39726.

[17] Jalāl Al-Dīn Al-Sayūtī, Al-Durr Al-Mansūr Fi Tafsīr Al-Māsūr (Beirūt: Dār Al-Fikr, 1984 AD), 7:484.

[18] Ibn e Mājjah, Al-Sunan, Bāb Khurūj al-Mahdī (Karāchi: Qadīmī Kutub Khānah, 1375 AH), 1: 300.

[19] Abu Da'ūd Sulemān bin Ash'as Al-sajistānī, Al-Sunan (Riāz: Dar Al-salām Lil nashr wa al-tauzī'a, 1420 A.H), 2 : 131.

[20] Ibn e Mājjah, Al-Sunan, Kitāb al-Mahdī, 1: 300.

[21] Abu Da'ūd, Al-Sunan, Kitāb al-Mahdī, 2: 131.

رہے ہوں گے [22] امام مہدی وفات پائیں گے اور مسلمان ان کا نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔ [23] یہ سب نشانیاں ابھی تک ظاہر ہی نہیں ہوئی ہیں۔

لَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ کی تصریح

مرزا قادیانی کا اپنے مسیح موعود ہونے کے لیے دلیل قائم کرنا کہ مسیح موعود اور مہدی موعود ایک ہی شخص ہے، بالکل غلط ہے کیونکہ احادیثِ صحیحہ میں واضح طور پر درج ہے کہ مسیح موعود وہی ابنِ مریمؑ ہے جو خدا کا نبی ہے، اُن کے اور آں حضرت ﷺ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور مہدی اہل بیتِ نبویؑ سے ہو گا۔ مرزا قادیانی بمعہ اتباع، حدیث کے الفاظ "وَلَا مَهْدِيَّ إِلَّا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ، عَلَيْهِ السَّلَام" [24] کے ساتھ متمسک ہے۔ مگر ان کا یہ استدلال بالکل ضعیف ہے کیونکہ خود ابنِ ماجہ ابی امامہ کی حدیث میں تصریح فرما رہے ہیں کہ "عِيسَى کے نزول کے وقت بیت المقدس میں ایک رجل صالح نماز کی جماعت کر رہا ہو گا کہ اتنے میں عِيسَى کا نزول ہو گا اور وہ امام پیچھے پاؤں پر ہٹنا چاہے گا تاکہ عِيسَى آگے بڑھے" [25] نیز یہ کہ یہ حدیث طویل کا ایک فقرہ ہے، جو انقلاب و تغیر زمانہ کے بارہ میں فرمائی گئی اور ماقبل اس کے "وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ" (ہرگز قیامت قائم نہ ہوگی مگر شریر لوگوں پر) موجود ہے۔ لہذا سیاق و سباق کے لحاظ سے معنی یہ ہوا کہ عِيسَى کے علاوہ کوئی اور شخص ہدایت یافتہ نہ ہو گا۔ یعنی قیامت کے نزدیک عِيسَى بن مریمؑ اور ان کے متبعین کے علاوہ سب شریر ہوں گے۔ لفظ "شرار" جمع ہے شریر کی، جس سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مہدی سے وصفی معنی یعنی ہدایت یافتہ مراد ہے نہ کہ بطور نام۔

مسیح ابنِ مریمؑ کا آسمان سے زمین پر اترنا

مرزا قادیانی نے اپنے مکتوب میں دعویٰ کیا ہے کہ:

"اکثر اکابر امت اور آئمہ مسیح کے مرجانے کے قائل ہیں اور اس کی حیات پر اجماع نہیں بلکہ اس کی موت پر اجماع ہے اور صحابہ اور تابعین اور آئمہ اور تبع تابعین اس کی موت کے قائل ہیں۔ اور یہی مذہب مالک اور ابنِ حزم اور امام بخاری وغیرہ اکابر محدثین کا ہے۔ اور اسی پر اتفاق اکابر معتزلہ اور بعض اولیاء کرام کا ہے اور رجوع کا لفظ کسی حدیثِ نبویؑ میں نہیں ہے۔ اور آسمان سے نزول کا لفظ بھی نہ کسی حدیث میں آیا اور نہ متقدمین کے ملفوظات اور کلمات میں"۔ [26]

درج ذیل روایات سے مرزا کے ان الزامات کی تردید ہو جاتی ہے اور اس بات کا اثبات ہوتا ہے کہ حضرت عِيسَى آسمان سے نزول فرمائیں گے اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوں گے۔ فرمانِ نبوی ﷺ ہے کہ:

"روى اسحاق بن بشير وابن عساكر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه

[22] Abd al-razāq bin humām, Al-Musannaf (Majlis al-'almī, al-hind, 1403A.H), 10 : 335.

[23] Abu Da'ūd, Al-Sunan, Kitāb al-Mahdī, 2: 131.

[24] (i) Ibn e Mājjah, Al-Sunan, Hadith No : 4039. (ii) Al-hakim Muhammad bin 'abdullah Nišāpurī, Al-Mustadrak 'ala al-Sahihain, Hadith No: 8363.

[25] Ibn e Mājjah, Al-Sunan, Kitāb al-Mahdī, Hadith No: 4077.

[26] Mirzā Ghulām Ahmed, Maktūb 'Arbi, 151.

وسلم فعند ذالك ينزل اخي عيسى ابن مريم من السماء" - [27]

"اسحق بن بشیر وابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے اترے گا۔"

امام ابوحنیفہ کے قول میں نزلی عیسیٰ من السماء کے الفاظ ہیں:

"وخروج الدجال ويأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى على السلاسل من السماء وسائر علامات يوم القيامة على ما وردت به الأخبار بار الصريحة حق لئلا ين" - [28]

امام بخاری اور طبرانی نے عبد اللہ بن سلام سے روایت کیا کہ:

"عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: يُدْفَنُ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَاحِبَيْهِ فَيَكُونُ قَبْرُهُ الرَّابِعُ"

"حضرت عیسیٰ حضرت محمد ﷺ کے قریب دفن ہوں گے اور یہ چوتھی قبر ہوگی روضۃ اطہر میں" - [29]

لفظ "رجوع" کی درج ذیل حدیث سے وضاحت ہو جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ قبل قیامت رجوع الی الارض فرمائیں گے:

"قَالَ الْحَسَنُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَوَدِّعِينَ: إِنَّ عِيسَى لَمْ يَمُتْ وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ" - [30]

لفظ "ہبوط" کا ثبوت درج ذیل روایات سے مل جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ قبل قیامت ہبوط الی الارض فرمائیں گے:

"عن أبيه عن أبي هريرة قال قال رسول الله (صلى الله عليه وسلم) لهبطن الله عز وجل عيسى بن مريم حكما عدلا وإماما مقسطا فليسكن فج الروحاء حاجا أو معتمرا وليقفن على قبري فليسلمن علي ولأردن عليه" - [31]

"عیسیٰ ابن مریم تم میں عادل حاکم بن کر زمین پر اترے گا..... حج اور عمرہ کرے گا۔ میری قبر پر آکر ٹھہرے گا۔ مجھے سلام کرے گا میں اسکو جواب دوں گا۔"

امام حاکم نے اپنی مستدرک میں حدیث معاہدہ (جس کو امام احمد نے اخراج کیا ہے) کے آخر میں کہا ہے کہ:

"فَذَكَرَ مِنْ خُرُوجِ الدَّجَالِ، فَأَهْبِطُ فَأَقْتُلُهُ" - [32]

[27] 'Alī bin al-Hasan Ibn e 'asākir, Tarīkh e Demāšq (Beirūt: Dār Al-Fikr, 1995 AD), 47:505.

[28] Nu'amān bin al-sābit Abu Hanīfā, Fiqh Akbar (Dehli, Matba'a Mujbā'i, S.N), 136, 137.

[29] Sulemān bin Ahmad Al-Tabrānī, Al-Mu'ajam al-kabīr (Al-Qāhirah: Maktabah ibn e Temiyyah, 1944 A.D), Hadiht No. 384.

[30] Jalāl Al-Dīn Al-Sayūtī, Al-Durr Al-Mansūr Fi Tafsīr Al-Māsūr, 2 :225.

[31] Ibn e 'asākir, Tarīkh e Demāšq, 47:493.

[32] Al-hakim Muhammad bin 'abdullah Nišāpurī, Al-Mustadrak 'ala al-Sahīhāin, Hadith No. 3448.

زریب بن برتملا و صی عیسیٰ والی حدیث طویل جس کو ابن عباس نے روایت کیا ہے، اس میں "إِلَى حِينِ نُزُولِهِ مِنَ السَّمَاءِ" کے الفاظ موجود ہیں۔ زریب بن برتملا و صی عیسیٰ نے (جواب تک کوہ حلوان میں زندہ ہے) نضله بن معاویہ کو عیسیٰ کے آسمان سے نازل ہونے کی خبر دی۔^[33] اور ازالۃ الخفاء^[34] باب مکاشفات امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں بھی موجود ہے۔

امام بخاری نے کتاب الانبیاء میں ایک باب بعنوان "باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام" مرتب کیا جس میں دو احادیث بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کی ہیں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْثَمَ حَكَمًا عَدْلًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخَنَزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ، حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاقْرَأُوا إِنَّ شَلْتُمْ: (وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا)"^[35]

"ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم عنقریب ابن مریم (علیہ السلام) تم میں اتریں گے حاکم عادل ہو کر پھر وہ (عیسائیوں کے معبود) صلیب کو توڑ دیں گے۔ اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور (بوجہ غلبہ اسلام) جہاد موقوف کر دیں گے۔ اور مال اتنا فراوان ہو جائے گا کہ کوئی شخص قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ ساری دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہو گا۔ پھر ابو ہریرہؓ نے کہا۔ تم اس کی تصدیق چاہتے ہو تو پڑھ لو یہ آیت کہ ہر ایک اہل کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے ان پر ایمان لائے گا اور دن قیامت کے ان پر گواہ ہو گا۔"

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْثَمَ فِيكُمْ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ"^[36]

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیسے (اچھے حال میں) ہو گے جب تم میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس وقت تمہارا امام (سلطان وقت) تمہیں میں سے ایک ہو گا۔"

درج بالا تفصیل سے ثابت ہوتا ہے کہ احادیث میں نزلی عیسیٰ کے لیے من السماء، رجوع اور بہوط کے الفاظ موجود ہیں۔ ان

[33] (i) Ahmad bin 'Abdullah bin Ahmad bin Ishāq Al-Asbahānī, Dalā'il Al-Nabuwat li abi Nu'a'im (Beirut: Dār Al-Nafā'ais, 1986 AD), 1:102.

(ii) Jalāl Al-Dīn Al-Sayūtī, Jāmi'a Al-Ahādith (Beirut: Dār Al-Fikr, 1984 AD), Hadith no: 30961.

(iii) 'Ala Al-Dīn, Kanz Al-'Aummāl, (Multān: Idārah Tālifāt Ashrafiyah, 1981), 12:359.

[34] Shah Walī Ullah, Izālat al-khafā, (Karāchi: Qadīmī Kutub Khānah, 1375 AH), 4: 91.

[35] Muhammad bin 'Ismail Abu Abdullah Al-Bākhārī, Sahīh Al-Bukhārī (Hālab: Maḥtab al-Maṭbō'āt al-Islāmīyah, 1406 A.H) Hadith No: 3448.

[36] Al-Bākhārī, Sahīh Al-Bukhārī, Hadith No: 3449.

احادیث میں آسمان سے نازل ہونے کی تصریح خود آنحضرت ﷺ کے الفاظ طیبہ میں موجود ہے۔ یعنی آپ ابھی تک زندہ ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرف سے صحابہ و تابعین، اکابر امت اور ائمہ محدثین وغیرہ پر وفات مسیح کے عقیدہ کا الزام بالکل لغو اور باطل ہے۔

نزلی مسیح ابن مریم بعینہ لا بمشیلہ

احادیث نزول عیسیٰ سے نزول بعینہ مراد ہے۔ کسی بھی حدیث میں عیسیٰ کے بروزی نزول کی خبر نہیں ہے۔ امت کا اجماع عقیدہ نزول عیسیٰ بعینہ پر ہے۔ چنانچہ حدیث:

"قَالَ الْحَسَنُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْيَهُودِ: إِنْ عَيْسَى لَمْ يَمُتْ وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ" [37]

"یعنی آنحضرت ﷺ نے یہود کو مخاطب کر کے فرمایا کہ بے شک عیسیٰ نہیں مرا اور یہ بھی محقق ہے کہ وہ لوٹنے والا ہے تمہاری طرف قیامت کے دن سے پہلے۔"

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کی نزول عیسیٰ پر پیش گوئی صریح طور پر ہے لیکن قادیانیوں کی طرف سے یہ شبہ پیدا کیا جاتا ہے کہ:

"ممکن ہے کہ لفظ راجع سے مراد عیسیٰ کا رجوع بروزی طور پر بصورت قادیانی ہو۔ امر وہی نے تاویل کی کہ لم یمت کا مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ سولی پر نہیں مرے" [38]

حالانکہ لم یمت کے بعد کافرہ وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ اُسی عیسیٰ کو جس کا ذکر آنحضرت ﷺ نے یہود سے کیا تھا، دوبارہ دنیا میں لاتا ہے۔ اس سے مرزا غلام احمد قادیانی کیونکر مراد لیا جاسکتا ہے؟ نیز یہ کہ مرزا قادیانی تو بروزی عیسیٰ اور بروزی محمدی دونوں کا مدعی ہے۔ عجیب بات ہے کہ آپ ﷺ نے عیسوی رجوع بصورت قادیانی کا ذکر تو احادیث میں فرمایا ہو اور اپنے رجوع بروزی بصورت قادیانی کے لیے ایک حدیث میں بھی اعلام نہ فرمایا ہو؟ لہذا واضح ہوا کہ عیسیٰ کا رجوع بروزی نہیں بلکہ رجوع بعینہ مراد ہے۔ حدیث کے الفاظ وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ سے اگر بروزی رجوع مراد لیا جائے تو اس سے پہلے حدیث کے الفاظ إِنْ عَيْسَى لَمْ يَمُتْ بے ربط ہو جائیں گے۔ کیونکہ وہ تو موت کے واقع ہونے پر ہی ہو سکتا ہے۔ نیز راجع إِلَيْكُمْ سے بروزی القادیانی تب مراد لیا جاسکتا ہے جب مرزا قادیانی یہود میں سے ہو۔ کیونکہ آپ ﷺ یہود سے مخاطب ہو کر وَإِنَّهُ رَاجِعٌ إِلَيْكُمْ فرمایا۔ لہذا راجع سے یہی ثابت ہوا کہ عیسیٰ ابن مریم خود ہی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

مولوی احسن امر وہی نے آیات و احادیث میں تاویلات فاسدہ کی کہ احادیث میں نزول سے مراد بروزی نزول ہے اور مرزا قادیانی حضرت مسیح کا بروز ہے، دلیل یہ دی کہ:

"قرآن مجید میں ہر ایک مومن کو شیل مریم فرمایا گیا ہے قال الله تعالى: وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِي أَحْصَتْ فَرْجَهَا الْحَرِيمِ 66: 11-12 جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مومن شیل مریم ہے تو مومن کی اولاد ابن مریم ہوئی اور نیز حدیث: عَلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بھی

[37] Jalāl Al-Dīn Al-Sayūtī, Al-Durr Al-Mansūr Fi Tafsīr Al-Māsūr, 2:225.

[38] Molvi Ahsan Amrūhī, Shams-e-Bāzighah, 70.

موجود ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آں حضرت ﷺ نے ایک ادنیٰ سی وجہ شبہ سے شبیل عیسیٰ قرار

دیا ہے تو اس مجدد عظیم الشان (قادیانی) باوجود مشابہت تامہ کے شبیل مسیح کیوں نہ قرار دیا جاوے؟^[39]

اصطلاحی طور پر بروز کا مطلب ہے کہ "ایک شخص کامل کی روح دوسرے شخص مبروز فیہ میں بصفت خود ظہور کرے"۔ اگر احادیثِ نزلی عیسیٰ سے نزلی بروز غلام احمد قادیانی میں مراد ہو تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ حضرت عیسیٰ بصورت غلام احمد قادیانی متولد ہوئے یا قادیانی میں ظاہر ہوئے۔ پہلی صورت میں عیسیٰ اور قادیانی کا شخص واحد ہونا لازم آتا ہے اور دوسری صورت میں ایک بدن میں دو روح کا ہونا لازم آتا ہے جو مناقض ہے قواعدِ حشر و نشر کے اور بالکل باطل ہے۔ سورۃ التحریم کی آیت کو مسئلہ بروز سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ اس سے تو صرف اتنا ہی ثابت ہوتا ہے کہ ہر مومن شبیل فرعون کی عورت اور مریم کا ہے۔ اور یہ مماثلت بھی قادیانی کے مدعا کو مفید نہیں۔ کیونکہ محل بحث یعنی حدیثِ نزول میں امر وہی نے ابن مریم سے غلام احمد قادیانی اس خیال پر مراد لیا ہے کہ آں حضرت ﷺ نے ابن مریم سے اُن کا شبیل مراد لیا ہے۔ حالانکہ جب تک تعذر حقیقت ثابت نہ ہو، مجاز کے مجاز نہیں ہو سکتے۔ ممکن ہی نہیں کہ قرآن یا حدیث میں ایک جگہ بھی مریم یا امراۃ فرعون کے لفظ سے مراد خود مریم اور فرعون کی عورت کی بجائے کوئی دوسرا مراد لیا جائے۔

پھر یہ کہ ابن مریم سے مراد مرزا قادیانی کا ہونا جیسا کہ امر وہی نے لکھا ہے کہ "ہر ایک مومن شبیل مریم ہے تو مومن کی اولاد ابن مریم ہوئی" جیسی ہو سکتا ہے کہ پہلے مرزا قادیانی کے والد غلام مرتضیٰ صاحب کو مریم کے لفظ سے پکارا گیا ہو تو پھر مرزا قادیانی ابن مریم یعنی مریم کے شبیل کا بیٹا بن سکتا ہے ورنہ نہیں۔ ملا علی قاری نے باب مناقب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ میں حدیث:

"خَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخْلِفُنِي فِي
الْبِسَاءِ وَالصَّبَبَانِ؟ قَالَ: أَمَا تَرْضَى بِأَنْ تَكُونَ مِنِّي مَنَزِلَةً هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنَزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ
لَا نَبِيَّ بَعْدِي" مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ فِي قَوْلِهِ: «إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي» ذَلِيلٌ عَلَى أَنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ إِذَا نَزَلَ
حَكَمًا مِنْ حُكَّامِ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَدْعُو بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَنْزِلُ نَبِيًّا
أَقُولُ: وَلَا مُنَافَاةَ بَيْنَ أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا وَيَكُونَ مُتَابِعًا لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيَانِ أَحْكَامِ
شَرِيعَتِهِ، وَاتِّقَانِ طَرِيقَتِهِ، وَلَوْ بِالْوَحْيِ إِلَيْهِ كَمَا يُشِيرُ إِلَيْهِ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ
كَانَ مُوسَى حَيًّا لَمَا وَسِعَهُ إِلَّا اتِّبَاعِي» أَيِّ مَعَ وَصْفِ النُّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ، وَإِلَّا فَمَعَ سَلْبُهُمَا لَا يُفِيدُ
زِيَادَةَ الْمَرْيَةِ، فَلَمَعْنَى أَنَّهُ لَا يَخْدُثُ بَعْدَهُ نَبِيٌّ لِأَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ السَّابِقِينَ، وَفِيهِ إِيْمَاءٌ إِلَى أَنَّهُ
لَوْ كَانَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ لَكَانَ عَلِيًّا، وَهُوَ لَا يُنَافِي مَا وَرَدَ فِي حَقِّ عُمَرَ صَرِيحًا؛ لِأَنَّ الْحُكْمَ فَرَضِيٍّ
وَتَقْدِيرِيٍّ. فَكَأَنَّهُ قَالَ: لَوْ تَصَوَّرَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ جَمَاعَةً مِنْ أَصْحَابِي أَنْبِيَاءَ، وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي، وَهَذَا مَعْنَى قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ عَاشَ إِبْرَاهِيمُ لَكَانَ نَبِيًّا» وَأَمَّا حَدِيثُ:
«عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ» فَقَدْ صَرَّحَ الْحَقَّاطُ كَالزُّكَّشِيِّ وَالْعَسْقَلَانِيُّ وَالْذَمِيرِيُّ
وَالسُّيُوطِيُّ أَنَّهُ لَا أَصْلَ لَهُ^[40]

[39] Molvi Ahsan Amrūhī, Shams-e-Bāzighah, 72.

[40] Mullā' Ali al-qārī, Al-Mirqāt Al-Mafāṭih (Beirūt: Dār Al-Fikr, 2002 AD), 9:3932.

امام مناوی میں فرماتے ہیں کہ:

"سئل الحافظ العراقي عما اشتهر على الألسنة من حديث: علماء أمتي كأَنْبياء بني إسرائيل. فقال: لا أصل له، ولا إسناد لهذا اللفظ، ويغني عنه: العلماء ورثة الأنبياء. وهو حديث صحيح" [41]

إسماعيل بن محمد العلجيني الجرجاني في كتاب "كشف الخفاء ومزيل الإلباس عما اشتهر من الأحاديث على ألسنة الناس" کی جلد 2 صفحہ 83 میں، امام سبطی اپنی کتاب "الدرر المنتثرة في الأحاديث المشتهرة" کی جلد 1 صفحہ 148 میں، ابن حجر، امام زرکشی اور امام سخاوی اس حدیث کے متعلق "لا أصل له" فرماتے ہیں۔

پیر مہر علی شاہ لکھتے ہیں کہ:

"بر تقدیر صحت حدیث: عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ جب تک موسیٰ و عیسیٰ و ہارون یوسف وغیرہ بنی اسرائیل کا کسی عالم محمدیؐ میں استعمال کتاب و سنت سے ثابت نہ ہو یہ استدلال بھی مفید نہیں۔ نہ مسئلہ بروز میں اور نہ ہی مجاز مستعار میں" [42]

مرزا قادیانی نے آیت: فَسَلُّوا أَبْلَ الذُّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (الانبیاء 21: 7) سے استدلال کرتے ہوئے دعویٰ مماثلت مسیح کیا ہے۔ عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ ہم کو اہل کتاب کی کتابوں کی طرف رجوع کرنے کا حکم کرتا ہے۔ پس اس آیت کے حکم سے ہم نے بائبل پر نظر کی تو اس میں حضرت ایلیا کا آسمان سے اترنا پایا مگر اس کی صورت حضرت مسیحؑ نے یہ بیان فرمائی کہ ایلیا کا آنا حضرت یحییٰ علیہ السلام کے آنے سے پورا ہو گیا۔ پس اسی طرح احادیث میں جو حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان سے اترنا آیا ہے اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ کوئی شخص مثیل مسیحؑ آئے گا۔ چنانچہ وہ میں آگیا ہوں اور حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو چکے ہوئے ہیں" [43]

مرزا قادیانی کا استدلال میرا برہیم سیالکوٹی کے درج ذیل دلائل کی روشنی میں بالکل غلط ہے:

- یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کی طرف رجوع کرنے کا حکم اس شرط سے کیا ہے کہ اگر اپنی شریعت میں جب کوئی بات معلوم نہ ہو۔ جب آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ ﷺ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حلیت حقیقی اور رفع آسمانی اور نزولی عینی ثابت ہے اور اس میں کوئی تردد نہیں تو اہل کتاب کی کتابوں کی طرف رجوع کرنا بے معنی ہے۔
- یہ کہ جب الیاس علیہ السلام کا رفع آسمانی اور نزول کا مسئلہ قرآن و حدیث سے حقیقی یا مثالی طور پر ثابت نہیں تو مرزا قادیانی اس پر اپنی مماثلت کی بنا کیونکر رکھ سکتا ہے۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی بابت کبھی کوئی پیشگوئی نہیں کی

[41] Zein al-Dīn Muhammad Al-Manāwī (Egypt: Al-Maktabh Al-tijariyah, 1356 A.H), 4: 384.

[42] Pīr Mehr 'Ali Shāh, Seif-i-Chishtiyā'ī, 236.

[43] Mirzā Ghulām Ahmed, Izālā Auhām, Ruhānī Khazā'in, 3:433.

گئی۔ یہ یہودیوں کا من گھڑت عذر تھا اور نیز یہ بھی کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام کے شیل نہ تھے اور نہ الیاس علیہ السلام کا نزول خدا کی طرف سے بتلایا گیا تھا اور نہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ان کا شیل ہونا درست ہے۔

- یہ کہ انجیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یحییٰ نے نہ تو شیل الیاس ہونے کا دعویٰ کیا اور نہ وہ تھے۔ بلکہ یہودیوں کے پوچھنے پر اس سے صاف انکار کیا۔ جیسا کہ انجیل یوحنا باب اول میں آیت 19 سے 21 تک لکھا ہے:
- "اور یوحنا کی گواہی یہ تھی جب کہ یہودیوں نے یروشلیم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا ہے کہ اس سے پوچھیں کہ تو کون ہے۔ اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا کہ مسیح نہیں ہوں۔ تب انہوں نے اس سے پوچھا تو اور کون ہے؟ کیا تو الیاس ہے؟ اس نے کہا میں نہیں ہوں۔ پس آیا تو وہ نبی ہے۔ اس نے جواب دیا نہیں۔"

اس عبارت اور مابعد کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت یحییٰ جن کا انجیلی نام یوحنا تھا۔ کاہنوں کے سوال پر شیل الیاس ہونے سے صاف انکار کرتے ہیں۔ پس مرزا قادیانی کا دعویٰ مماثلت بالکل بے بنیاد اور اسرائیلی روایت کے استدلال کرنے سے بھی جھوٹا اور من گھڑت ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کا امت میں سے نہ ہونا حدیث صحیح مسلم سے بصراحت ثابت ہے کہ:

"أَنَّه سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: نَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرَاءُ تُكْرِمُهُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ" [44]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک گروہ حق پر رہے گا اور اپنے مخالفوں کے مقابلے میں غالب رہے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ توجو شخص اس وقت مسلمانوں کا امیر ہو گا (یعنی امام مہدی علیہ السلام) وہ کہے گا کہ آئیے حضرت ہمیں نماز پڑھائیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جماعت کرانے سے انکار کریں گے اور کہیں گے کہ تمہارا امام تم ہی سے ہے یہ فضیلت اللہ تعالیٰ نے اسی امت کو بخشی ہے۔"

یعنی عیسیٰؑ اس امت کے لوگوں میں سے نہیں ہوں گے اور اس حدیث سے مرزا قادیانی کا دعویٰ مماثلت مسیح بالکل غلط ہے کیونکہ مسیح موعود اس امت کے لوگوں میں سے نہیں ہونگے جبکہ مرزا قادیانی اس امت کے لوگوں میں سے ہے۔ [45]

مسیح ابن مریم کا میقات لفظ روحا سے احرام باندھنا

حدیث:

"حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَمُهَلَّنْ ابْنُ مَرْيَمَ بَفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيْثْنَيْنِهِمَا" [46]

[44] Muslim ibn Hajjāj al-Qusheirī, Al-Sahīh, Hadīth no. 156.

[45] Muhammad 'Ibrāhīm Siyālkōtī, Shahādat Al-Qurān (Lahore: Khālid 'Ihsān Publisherz, 2001), 403,408.

[46] Muslim ibn Hajjāj al-Qusheirī, Al-Sahīh, Hadīth No: 216.

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح ابن مریمؑ کا میقات لُغِ رُوحاً سے احرام باندھنا اور حج و عمرہ کرنے کو بیان فرمایا ہے لیکن احسن مروی (قادیانی) نے استدلال کیا ہے کہ:

"چوں کہ رُوحاً کسی ملک کا میقات نہیں جس سے احرام باندھا جاوے۔ لہذا یہ حدیث اپنے ظاہری معنوں پر محمول نہیں ہو سکتی۔ تاویلی معنی بہت صاف ہیں "اہلال اور تبلیہ مسیح کی" سے مراد تبلیغ دعوت اسلام ہے۔ اور پنجاب بہ لحاظ کثرت انہار و دریاؤں اور نیز بوجہ دو آبوں کے بالضرور لُغِ رُوحاً ہے۔ گویا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا کہ اس کے گاؤں قادیان کا پتہ اور کلام الہی میں اس کا مسجد اور اقصیٰ کا ذکر ہوا۔ اسی طرح پر اس کے ملک کا پتہ و نشان یہ دیا کہ وہ ایک لُغِ رُوحاً ہے جو ملک پنجاب ہے۔ الغرض رُوحاً جو عرب میں مدینہ طیبہ سے تیس چالیس کوس کے فاصلہ پر ہے کما فی القاموس۔ اس حدیث میں وہ مراد نہیں بلکہ پنجاب سے لُغِ رُوحاً کے ساتھ کنایۂ تعبیر کی گئی۔" [47]

یعنی مروی کے مطابق اگر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی مروی حدیث نزول سے اس کے خیال کے مطابق غلام احمد قادیانی مراد لیں تو پھر تو درست ہو گا ورنہ نہیں۔ مروی کا یہ استدلال تحریف حدیث پر مبنی ہے۔ اس حدیث میں مروی کی تاویل کا رد پیر مہر علی شاہؒ نے اپنی کتاب سیفِ چشتیائی میں یوں کیا ہے کہ:

"مروی کا یہ کہنا کہ رُوحاً کسی ملک کا میقات نہیں لہذا اس سے اہلال یعنی احرام حج متصور نہیں ہو سکتا ہے، بالکل جہالت ہے۔ کیونکہ ذوالحلیفہ یا ذات العرق یا حجفہ یقرن یا یلملم جو کتب اسلامیہ میں مواقیت الحج ہیں۔ ان کے میقات حج ہونے کا یہ مطلب ہے کہ ان مقامات پر احرام باندھتے ہیں اور بغیر احرام باندھنے کے گذرنا حرام ہے۔ یہ مراد نہیں کہ ان کے پہلے احرام کا باندھنا حرام ہو۔ لہذا مسیح کا لُغِ رُوحاً سے احرام باندھنا شرع محمدی ﷺ کے مخالف نہ ہوا۔ لہذا اس میں تاویل ہرگز نہیں کی جاسکتی۔" [48]

نزلی مسیح ابن مریمؑ دورنگ دارچادروں میں

حدیث:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، أُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ، وَأَنَا أَوَّلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ: رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْخُمْرَةِ وَالْبَيْضِ، عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطَرُ، وَإِنْ لَمْ يُصْبَهُ بَلَلٌ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخَزِيرَ، وَيَضَعُ الْجَزِيَّةَ، وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَمَنْ لَكَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَلِكُ كُلُّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَمِنْكَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ، ثُمَّ تَقَعُ الْأَمْنَةُ عَلَى الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتَعِ الْأُسُودُ مَعَ الْإِبِلِ، وَالنَّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَيَلْعَبُ الصَّبْيَانُ بِالْحَيَّاتِ، لَا تَضُرُّهُمْ، فَيَمُوتُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى، وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ." [49]

[47] Molvi Ahsan Amrūhī, Shams-e-Bāzighah, 83.

[48] Pīr Mehr 'Alī Shāh, Seif-i-Chishtiyā', 229.

[49] Ahmad Bin Hanbal, Al-Musnad, Hadith no. 9270.

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں اور تحقیق وہی اترنے والے ہیں۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو (یوں) پہچان لینا کہ ان کا چہرہ سرخی سفیدی لئے ہو گا درمیان دو رنگ دار چادروں کے، ان کا سر (چمک سے) قطرے گراتا معلوم ہو گا اگرچہ اسے تری نہ پہنچی ہو۔ پھر وہ (یہ کام کریں گے کہ) اسلام کی حمایت میں (دیگر) لوگوں سے قتال کریں گے۔ پس صلیب کو پاش پاش کر دیں گے، اور خنزیروں کو قتل کروادیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا سب مذاہب (باطلہ) کو تباہ کر دے گا اور آپ (کائنات) کو قتل کریں گے۔ پھر چالیس سال تک زمین پر (با حکومت) رہیں گے۔ پھر فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔"

اس حدیث کے الفاظ عَلَیْہِ ثَوْبَانِ مُمَصَّصَانِ (یعنی نزول کے وقت مسیح ابن مریمؑ پر دو رنگ دار چادریں ہوگی) کی تاویل کرتے ہوئے امر وہی نے باطل استدلال کیا ہے کہ:

"یہ دونوں کپڑے حضرت مسیح اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ السلام پہنے ہوئے ہیں۔ دنیا کی حیات طیبہ جو ان کو حاصل ہے وہ شاید کسی بادشاہ بلکہ شہنشاہ کو بھی نصیب نہ ہوگی اور فرائض منصفی تجدید دین کے جو اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھوں سے کر رہا ہے، دنیا بھی میں کوئی نظیر ان کا اس باب میں معلوم نہیں ہوتا۔"^[50]

حالانکہ آں حضرت ﷺ مسیح موعود کا حلیہ بیان فرماتے ہیں کہ وہ معتدل اندام اور رنگ اس کا سرخی اور سپیدی کی طرف میلان کرے گا اور نزول کے وقت اس پر دو کپڑے سرخ رنگ کے ہوں گے۔ اس میں تاویل کی کوئی ضرورت ہی نہیں۔ اور وصف ممتاز ہونا کبھی بحسب مجموع اجزاء کلام کے ہوتا ہے اور کبھی بحسب بعض دون بعض۔ وصف غیر ممتاز کا بیان صرف واقعی طور پر ہوتا ہے نہ کہ علی سبیل الاحتراز۔ کیا عیسویؑ اور محمدیؑ بروز و تشبہ والوں کی دنیاوی معاش ایسی ہونی چاہیے جس کو امر وہی نے بیان کیا ہے؟ یہ بیان تو محمدیؑ اور عیسویؑ بروز تشبہ کا انکار ہے۔ یعنی قادیانی بھی اگر جداگانہ مشابہت آں حضرت ﷺ اور عیسیٰ ابن مریمؑ سے رکھتا تو ان کی طرح دنیا میں رہتا اور بجائے فرائض منصفی تجدید دین کے فرائض منصفی تحریف دین کے ادا نہ کرتا۔

مسیح ابن مریمؑ کا وضع جزیہ، جہاد سنانی اور قتل مسیح المظلوم

مذکورہ حدیث کا جملہ ویضع الجزیہ اور صحیح مسلم کی حدیث نمبر 2897 کا جملہ ویضع الحرب سے امر وہی نے تاویل کی ہے کہ:

"ویضع الجزیہ مراد یہ ہے کہ اس کے وقت میں جہاد ہی نہ ہو گا بلکہ اس کی شان کا ص سے ہے کہ جہاد کو موقوف کر دیوے گا جیسا کہ ویضع الحرب وارد ہے۔ تو پھر جزیہ کیوں کر قائم ہو سکتا ہے؟ جزیہ تو متفرع ہے

جہاد پر۔ جب جہاد ہی نہ ہو تو جزیہ بھی نہیں ہو سکتا۔"^[51]

حالانکہ لفظ یضع فعل متعدی ہے جس کا معنی یہ ہو گا وہ مسیح جزیہ کو موقوف کر دے گا۔ کیا مرزا قادیانی جو باقی رعایا کی طرح گورنمنٹ کے زیر سایہ^{۵۰} و امان زندگی بسر کرتا ہو، یہ استحقاق رکھتا ہے کہ جہاد کرنا یا نہ کرنا یعنی اسے موقوف کر دینا اس کا منصب ہو؟ یہ تو ظاہر ہے کہ بوجہ من جملہ رعایا ہونے کے جہاد کرنے کا منصب نہیں رکھتا۔ جہاد کا موقوف کر دینا بحسب محاورہ یہ جملہ بھی اسی پر صادق آسکتا ہے جو جہاد کرنے کی حیثیت رکھتا ہو اور پھر جہاد نہ کرے۔ گورنمنٹ کو بذریعہ تحریرات یہ خدمت گذاری جتنا ناگوار ہو گا دینا ہے۔

[50] Molvi Ahsan Amrūhī, Shams-e-Bāzighah, 93, 94.

[51] Molvi Ahsan Amrūhī, Shams-e-Bāzighah, 95.

ثابت ہوا کہ جہاد بہ تیغ و سنان چونکہ باخذ جزیہ موقوف ہو سکتا ہے اور بوضع جزیہ واجب، جب تک سب اسلام میں داخل نہ ہوں۔ لہذا مسیح موعود کے زمانہ میں وضع جزیہ دلیل ہے تعین جہاد سنانی پر، بخلاف جہاد بالحجۃ و الدربان کے، کیونکہ یہ اخذ جزیہ سے موقوف نہیں ہو سکتا اور نہ وضع جزیہ سے واجب۔ اور بیض الحرب کا فقرہ محمول ہے اختلاف اوقات پر۔ جیسا کہ قلت و کثرت باران و وجود البرکت و عدم البرکت مواشی اور رزق میں وغیرہ وغیرہ۔

امر وہی نے اس حدیث میں کس قدر دجل سے کام لیتے ہوئے لکھا کہ 'اور وضع جزیہ کے لیے حجت و برہان سے ابطال دین نصرانیت نہایت مناسب ہے کیونکہ کوئی مجدد اور مؤید اسلام باخذ جزیہ حجت و برہان کو موقوف نہیں کر سکتا بخلاف تیغ و سنان کے کہ باخذ جزیہ ان کا وضع ہو سکتا ہے'۔ حالانکہ اس عبارت میں جملہ تعلیلیہ قابل توجہ ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حدیث میں ابطال بہ تیغ و سنان مراد ہے۔

حدیث:

"عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا، إِنَّ مَسِيحَ الدَّجَالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ، أَفْحَجُ جَعْدٌ، أَعْوَرُ مَطْمُوسُ الْعَيْنِ، لَيْسَ بِنَاتِيَةٍ، وَلَا حَجْرَاءَ، فَإِنْ أُلِيسَ عَلَيْكُمْ، فَاعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ" [52]

"عبادہ بن صامتؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے دجال کے متعلق کچھ تفصیلات تم لوگوں سے بیان کیں لیکن مجھ کو خطرہ ہے کہ کہیں تم پورے طور پر اس کو نہ سمجھے ہو۔ دیکھو مسیح دجال کا قد تھنکنا ہوگا۔ اس کے دونوں پیر ٹیڑھے، سر کے بال شدید خمیدہ، یک چشم مگر ایک آنکھ بالکل چٹ صاف، نہ اوپر کو ابھری ہوئی نہ اندر کو دھنسی ہوئی۔ اگر اب بھی تم کو شبہ رہے تو یہ بات یاد رکھنا کہ تمہارا رب یقیناً کانا نہیں ہے۔"

حدیث:

"عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ" [53]

"حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اس کے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے اور اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی لیکن جو اس کی جنت نظر آئے گی دراصل وہ دوزخ ہوگی اور جو دوزخ نظر آئے گی وہ اصل میں جنت ہوگی۔"

آپ ﷺ نے مذکورہ احادیث سے دجال کے متعلق تمام تر نشانیوں سے امت کو آگاہ فرمادیا اور اس کے خروج اور اس کو قتل کیے جانے کے متعلق بھی خبر دے دی لیکن مرزا قادیانی دجل فریبی کرتا ہے کہ:

[52] Abu Da'ūd, Al-Sunan, Bāb Khurūj al-Dajjāl, Hadith No: 4320.

[53] Muslim ibn Ḥajjāj al-Qusheirī, Al-Sahīh , Hadith No: 2934.

"دجال ایک معین شخص نہیں بلکہ دجال تو وہ مردود شیطان ہے جو بدیوں کا سرچشمہ ہے اسے آخری زمانہ میں جہالتوں کے دور کرنے اور بدیوں کو مٹانے کے ذریعہ قتل کیا جائے گا اور یہ دجال صرف آسمانی حربہ سے ہی ہلاک کیا جائے گا یعنی بشری طاقت سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی قتل ہو گا۔ پس نہ کوئی لڑائی ہو گی نہ مار پیٹ۔" [54]

حالانکہ احادیثِ مبارکہ سے بالکل واضح ہے کہ دجال ایک معین شخص ہے۔ لیکن مرزا قادیانی سورہ تکویر کی آیت "وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ" کی تحریف کرتے ہوئے اس کو "ریل گاڑی" سے تشبیہ تشبیہ دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"اس میں ریل کے نکلنے کی طرف اشارہ ہے جو کہ میرے زمانے میں ہوا ہے۔" [55]

اسی طرح امر وہی نے ابن کثیر کی عبارت:

"وَإِنَّهُ سَيَنْزِلُ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، كَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الْأَحَادِيثُ الْمُتَوَاتِرَةُ الَّتِي سَنُورِدُهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَرِيبًا، فَيَقْتُلُ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ، وَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخَزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ يَعْنِي لَا يَقْبَلُهَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْأَدْيَانِ، بَلْ لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْإِسْلَامَ أَوِ السَّيْفَ، الْخ"۔" [56]

کے جملہ "فَيَقْتُلُ مَسِيحَ الضَّلَالَةِ" کی تاویل یہ کی ہے کہ:

"مسیح موعود محمدی اور مسیح الضلالتہ کی جو لڑائی ہو گی وہ سنی لڑائی نہیں ہو گی بلکہ لسانی جنگ ہو جو مباشات و مناظرات کے ساتھ ہو گی۔ جس میں مسیح الضلالتہ کو شکست فاش ہو گی اور وہی اس کا قتل ہونا ہے۔ پس دجال کا مسیح الضلالتہ ہونا اور مسیح موعود کے وقت میں نصاریٰ کا زمانہ ہونا ثابت ہوا کیونکہ مفسرین نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ مراد مغضوب علیہم سے فرقہ یہود ہے اور ضالین سے نصاریٰ۔ پس مسیح الضلالتہ نصاریٰ پادریوں کا امام ہوا جس کو مسیح موعود شکست فاش دیوے گا۔" [57]

حالانکہ آں حضرت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی مع صحابہ کرام ابن صیاد کے دجال ہونے کے بارہ میں کچھ عرصہ متردد رہے۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فہم مبارک میں دجال معین شخص ہی تھا۔ ابن کثیر کی عبارت تو یہ ہے (فیقتل مسیح الضلالتہ) یعنی مسیح ابن مریم بعد النزول، مگر ابوں کے مسیح کو جو عبارت ہے دجال سے، قتل کرے گا۔ اس عبارت سے تو کثیر ہونا اس مسیح الضلالتہ کا یعنی دجال کا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے تابعین کا جو گمراہ ہونگے ان کا کثیر ہونا ثابت ہوتا ہے یعنی اس دجال کے تابعین بہت لوگ ہوں گے۔ الغرض دجال واحد شخص ہی رہا۔ اور تابعین اس کے بہت ہوئے۔ نیز مفسرین نے ضالین سے مراد نصاریٰ لی مگر اس سے یہ تو نہیں لازم آتا کہ (ضالین ضلالتہ یا گمراہ بول چال میں) بغیر نصاریٰ کے دوسروں کو نہ کہا جائے۔

[54] Mirzā Ghulām Ahmed, Al- Tafsīr, 1 : 27.

[55] Mirzā Ghulām Ahmed, Al- Tafsīr, 4 : 54.

[56] Abu Al-Fida 'Ismail bin 'Umar, Al-Damishqī, Al-Tafsīr Al-Qurān Al-'Azīm (Beirut: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1419 AH), 2:402.

[57] Molvi Ahsan Amrūhī, Shams-e-Bāzighah, 79.

نزل مسیح ابن مریم کی حکمت و ضرورت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نازل ہونے کی حکمت اور ضرورت سورۃ نساء کی آیت 158 کے جملہ: وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا سے واضح ہے۔ جس کا ترجمہ مرزا قادیانی نے "عزت والا یعنی آبرو والا" کیا ہے۔

مولانا ابراہیم سیالکوٹی کہتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ بڑی عزت والا ہے مگر اس کی صفت "عزیز" سے مراد غلبہ و قدرت ہے۔ آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی دوسری صفت حَکِيمًا فرمائی ہے۔ اس کو کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر شے کو اس کے مناسب مقام پر رکھتا ہے۔ اور ہر شخص سے اس کے مادہ فطری کے موافق اور استعدادِ نفسِ ناطقہ کے مطابق سلوک کرتا ہے۔ لہذا مقتضائے حکمت الہیہ یہی ہوا کہ چونکہ حضرت روح اللہ کی پیدائش پر اسباب ارضیہ منعقد نہیں ہوئے بلکہ آپؑ کی پیدائش نفخ روح القدس سے عالم الامر میں سے ہے یعنی کلمہ ہی سے ہوئی ہے۔ پس آپؑ کو کمال تشبہ بالملائکہ ایک خاص طور پر حاصل ہے۔ لہذا آپؑ کو مرفوع الی السماء کر کے آسمان کو آپؑ کا مقرر بنادینا بمقابلہ آپؑ کے مادہ فطری کے مقام تعجب و خلافِ حکمت نہیں ہے۔ اسی تاثیر جبرائیلی سے معجزہ تکلم فی المہد ظاہر ہوا اور یہی تاثیر روح القدس احيائے موتی اور دیگر معجزات کا باعث ہوئی۔ اس لیے قرآن شریف میں خبر سعادت اثر وایدناہ بروح القدس آپؑ ہی سے مخصوص ہے۔ اور یہی تائید جبرائیلی صعود الی السماء کے وقت آپؑ کے ہمرکاب تھی۔ [58]

پس اس طریق حکیمانہ سے ختم نبوت بھی قائم رہی۔ کیونکہ حضرت مسیحؑ آپؑ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسول بن چکے ہوئے ہیں اور اسی نبوت سے پھر نزول فرمائیں گے اور نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اربعہ بھی پورے ہو گئے۔ چنانچہ حدیث میں بھی یہی ہے کہ:

"وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ يَلْبُثُ فِي الْأَرْضِ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ يَجِيءُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَشْرِقِ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى مِلَّتِهِ»"۔ [59]

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ:

"يُنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا بِمُحَمَّدٍ عَلَى مِلَّتِهِ"۔ [60]

"حضرت عیسیٰ بن مریمؑ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے لیے نازل ہوں گے اور آپ کی ملت پر ہوں گے"۔

حضرت عائشہ کے قول کی تصریح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا قول:

"خاتم النبیین کہو، یہ نہ کہو ان کے بعد کوئی نبی نہیں" "قُولُوا: خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَلَا تَقُولُوا: لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ" [61]

کے ضمن میں علامہ انور شاہ کشمیری فرماتے ہیں کہ:

[58] Muhammad 'Ibrāhīm Siyālkōtī, Shahādat Al-Qurān, 239,240.

[59] Sulemān bin Ahmad Al-Tabrānī, Al-Mu'ajam al-kabīr, Hadith No: 7082.

[60] Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqlānī, Fatah Al-Bārī (Beirut: Dār al-m'arfaḥ: 1415 A.H), 6:491.

[61] Ibn e Abī Sheibah, Al-Muṣannaf (Riāz: Maktabah Al-Rushd, 1409 A.H), Hadith No.26653.

"یہ قول اسی حقیقت پر مبنی ہے، ان کا مقصد یہ ہے کہ کوئی ملحد حضرت عیسیٰؑ کے نزول کی نفی پر استدلال نہ کرے۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول آسمانی، آنحضرت ﷺ کی سلسلہ کے منافی نہیں بلکہ ان کی آمد ختم نبوت کی مستقل دلیل ہے کیونکہ یہ اس امر کی علامت ہے کہ انبیاء کرام کا سلسلہ حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا ہے، اس لیے دجال، جس مسیح کا منصب اختیار کر رکھا تھا، اس کو قتل کرنے کے لیے مسیح ہدایت کو لایا گیا، جن کی آمد ایک شے کا بعینہ اعادہ ہو مگر اسے، نہ کہ از سر نو کسی شے کا وجود پزیر ہونا"۔^[62]

نزول عیسیٰؑ کے عقیدہ سے ایمانیات میں اضافہ نہ ہوتا جبکہ مرزا قادیانی کے دعویٰ سے ایمان میں ایک نئی نبوت کا اضافہ ہوتا ہے اور اس کے نزدیک اس کی اسی نئی نبوت کو نہ ماننے والا کافر ہے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی حیات، رفع و نزول کے قطعی مسئلہ میں شبہات اٹھانا مثلاً مسیح ابن مریم کے اور اس دین کے درمیان بیگانگی اور اجنبیت پیدا کرنا، مسیح ناصری اور مسیح محمدی میں تفریق کرنا اور یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کی طویل حیات اور ان کا رفع جسمانی آنحضرت ﷺ پر انکی فضیلت کو موجب ہے لہذا اس کو ہماری غیرت برداشت نہیں کرتی وغیرہ، یہ تمام شبہات شیطان کی طرف سے قادیانیوں کو تعلیم ہیں جو ان کو القا کرتا ہے۔ جس کی بنیاد پر یہ لوگ اس قسم کے شبہات کے ذریعہ کم فہم و کم عقل لوگوں کے عقائد میں شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔

ابن حجر عسقلانی نزول عیسیٰؑ کے ضمن میں فرماتے ہیں کہ:

"حدیث مبارکہ کے الفاظ لانی بعدی کی نفی کو اس معنی پر محمول کرنا واجب ہے کہ آئندہ کسی شخص کے حق

میں نبوت جدیدہ کا انشاء نہیں ہوگا۔ اس سے کسی ایسے نبی کے موجود ہونے کی نفی نہیں ہوتی جو آپ ﷺ سے

قبل منصب نبوت سے سرفراز کیا جا چکا ہو"۔^[63]

خلاصہ بحث

مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں نے احادیث نزول مسیحؑ سے تاویلات فاسدہ سے کام لے کر اس سے نزول بروزی فی القادیانی مراد لیا ہے جبکہ احادیث متواترہ کی بنیاد پر صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ اربعہ، کل محدثین و مفسرین اور تمام اہل اسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ قبل از قیامت آسمان سے اپنے جسدِ عنصری کے ساتھ نزول فرمائیں گے۔

^[62] Syed Anwar Shāh Kashmīrī, Khatam al-Nabiyyīn, Translator: Muhammad Yūsuf Ludhyānī (Multān: 'Almī Majlis Tahafuz e Khatam e Nabuwwat, 2001 A.D), 283.

^[63] Abū al-Faḍl Aḥmed bin 'Alī bin Muḥammad bin Aḥmed bin Ḥajar 'Asqālānī, Al-Aṣābah Fī Tamīz al-Ṣaḥabah, Teḥqīq: 'Adil Aḥmed 'Abd al-Mawjūd wa 'Ali Muḥammad Mu'awiz (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyah, 1st Edition: 1415 A.H), 1:425.